روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰	بدھ ۵ جمادی الثانی ۱۴۱۰ھ، ۳ صلح ۱۳۶۹ہش، ۳ جنوری ۱۹۹۰ء	نمبر ۲

رحمتوں اور برکتوں کا سال

"جماعت احمدیہ کے حق میں تو یہ سال رحمتوں اور برکتوں کا سال گزرا ہے .... پہلا سال ہے جس میں کم و بیش ایک لاکھ بیعتوں کا تخمینہ ہے۔ ان میں سے اکثر پوری ہو چکی ہیں"۔

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ۔ الفضل ۲۴ دسمبر ۱۹۸۹ء صـ۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

دنیا ایسی ہے کہ یہ آرام کی جگہ نہیں بلکہ ایک خارستان ہے خوشی کی جگہ نہیں اس کے ساتھ آلام واسقام لگے ہوئے ہیں۔ ہمارے خاندان میں پچاس کے قریب آدمی تھے وہ قریباً سب کے سب خاک کے نیچے چلے گئے۔ بچوں بیویوں میں ابتلا آتے ہیں۔ اس سے بھی انسان کو سبق ملتا ہے۔ اس پر دنیا کی بے ثباتی اور حقیقت منکشف ہو جاتی ہے۔ انسان چونکہ دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ کیونکہ انسان اصل میں اُنسان ہے۔ اس لئے اُنس، شفقت کا مادہ زیادہ ہے۔ اگر اس میں یہ قوتیں نہ ہوتیں تو پھر بچوں اور دوسرے کمزور لوگوں کی پرورش کیونکر کرتا؟ حقوق کا ادا کرنا، دوستی کے تعلقات یہ سب اُنس کو چاہتے ہیں۔

اسی طرح پر میں دیکھتا ہوں کہ جس قدر یہ سلسلہ بڑھتا جاتا ہے اس قدر میرے تعلقات بڑھتے جاتے ہیں اور متعلقین کا غم اور فکر بڑھ رہا ہے اور ہر روز کسی نہ کسی عزیز یا دوست کی تکلیف کی کوئی نہ کوئی خبر آ جاتی ہے تو میں اس سے سخت کرب اور بے آرامی میں رہتا ہوں اور بعض وقت تو یہاں تک حالت ہوتی ہے کہ نیند بھی نہیں آتی۔ یہ سچی بات ہے کہ جس قدر تعلقات بڑھتے ہیں اسی قدر غم اور فکر بڑھتا ہے"۔

(ملفوظات جلد پنجم صـ۴۶۳ و صـ۴۶۴)

احمدیت کا کام ساری دنیا میں انصاف قائم کرنا ہے

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"ہم دنیا میں جس غرض کے لئے کھڑے ہوئے ہیں اس کے لئے بحیثیت جماعت ہم پر فرض ہے کہ ہم دنیوی طور پر بھی سلسلہ کے اصولوں کی خوبیاں ثابت کریں اور اگر ہم دنیا کو چھوڑ کر الگ ہو جائیں تو پھر ہم اپنے اصولوں کی خوبیاں ثابت نہیں کر سکتے۔ پس ہمیں ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے جو اس رنگ میں بھی دنیا میں اپنے اصول کی خوبیاں ثابت کریں۔ ملازمت کرنا کوئی معیوب امر نہیں بلکہ اگر کوئی شخص بلا وجہ ملازمت کو ترک کر دیتا ہے تو ایسے آدمی کی قربانی کوئی بڑی قربانی نہیں کہلا سکتی۔ البتہ وہ شخص جسے سچ بولنے کی عادت ہو اور اس کا طریق کار انصاف پر مبنی ہو۔ اگر اس سے ظلم کروانے اور جھوٹ بلوانے کی کوشش کی جائے اور ایسا شخص نوکری چھوڑ دے تو اس کی قربانی حقیقی قربانی ہو گی۔ کیونکہ اس نے تقویٰ کو مدنظر رکھتے ہوئے ملازمت کو ترک کیا ہے۔ ایک اور بات یہ بھی مدنظر رکھنی چاہیئے کہ جب کسی کو کوئی اعلیٰ ملازمت ملتی ہے تو اس میں ایک قسم کا کبر پیدا ہو جاتا ہے مگر ایک احمدی کو ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ ہماری جماعت میں کمزور لوگ بھی ہیں اور غریب بھی ہیں۔ ترقی ملنے سے بعض لوگوں میں کبر اور غرور پیدا ہو جاتا ہے اور وہ غریبوں سے ملنا عار سمجھنے لگ جاتے ہیں ایسے لوگ درحقیقت انسانیت سے بھی جاتے رہتے ہیں۔ پس پہلی ذمہ داری جو ان پر عائد ہوتی ہے۔ وہ احمدیت کی ہے احمدیت کا کام ساری دنیا میں انصاف قائم کرنا ہے اور پھر ایک احمدی دوسرے احمدی کا روحانی رشتہ دار ہے اس لئے ہر احمدی سے محبت اور خوش خلقی سے پیش آنا چاہیئے"۔

(خطاب حضرت فضل عمر فرمودہ ۱۱ر نومبر ۱۹۳۸ء)

اعلان

• انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹس وانجینئرز کے دفتری کام بعد از اوقات دفتر کے لئے ربوہ کے ایک جزوقتی کارکن انجینئر یا درجہ اول کی ضرورت ہے تعلیم اہلیت، تجربہ وقت کے لحاظ سے معقول مشاہرہ دیا جائے گا۔ خواہشمند احباب خاکسار کو دفتر میں ملیں۔

وکیل المال ثالث تحریک جدید

درخواست دُعا

• مکرمہ سیدہ منصورہ تحسین صاحبہ اہلیہ مکرم سید منیر احمد باہری صاحب کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔

• مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ (سوئٹزرلینڈ) کی اہلیہ صاحبہ کو گرنے کی وجہ سے ٹانگ پر چوٹ آئی ہے۔

• محترمہ والدہ صاحبہ طارق محمود صاحب محلہ دارالعلوم جنوبی ربوہ عرصہ سے بیمار ہیں علاج کے باوجود افاقہ نہیں ہوا۔

• مکرم محمد رشید احمد صاحب ایڈووکیٹ (علامہ اقبال ٹاؤن۔ لاہور) کی والدہ محترمہ بیمار ہیں۔

• مکرم عبدالرب صاحب ٹاؤن شپ لاہور کی اہلیہ صاحبہ کے بازو پر فریکچر ہو گیا ہے۔

• مکرم رانا محمد اعظم صاحب (ربوہ) امتحان میں کامیابی اور حصول ملازمت کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

• مکرم لطیف احمد صاحب آف گھٹیالیاں کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ قلب بلڈ پریشر و شوگر بیمار ہیں۔

• مکرم نعیم احمد صاحب ورکس انچارج ناظم وقار عمل جہلم کی والدہ محترمہ کو سانس کی تکلیف ہے۔

قارئین کی خدمت میں ان سب احباب و خواتین کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بازیافتہ گھڑی

تین چار دن پہلے مجھے دارالرحمت سے ایک گھڑی ملی ہے۔ جس کی ہو وہ نشانی بتا کر لے لیں۔

منور احمد علیانہ
۲۱/۱۱ بی دارالصدر جنوبی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: ——— آغا سیف اللہ ، پرنٹر: ——— قاضی منیر احمد
مطبع: ——— ضیاء الاسلام پریس ، ربوہ
مقامِ اشاعت: ——— دار النصر غربی ربوہ ، قیمت: ——— ایک روپیہ پچاس پیسے

۳ صلح ۱۳۶۸ ہش
۳ ، جنوری ۱۹۹۰ء

مُلکی اور غیر مُلکی خبریں

لاہور سے ایک دوست ربوہ تشریف لائے ، اخبار بینی کی انہیں اچھی خاصی عادت تھی ، میز پر پڑا اخبار اٹھا کر پڑھنے لگے ، ایک خبر پڑھ کر کہنے لگے یہ خبر تو ہم نے لاہور میں اسی اخبار میں کل پڑھی تھی ۔ ایک اور خبر پڑھی اور اسکے متعلق بھی یہی ریمارکس دیئے ۔ پھر انہیں کچھ یاد آیا تو کہنے لگے " اچھا بات یہ ہے کہ میں نے اس اخبار کے لاہور کے لوکل ایڈیشن میں پڑھی تھی ۔ یہ لاہور سے باہر کا ایڈیشن ہے " بات بھی ٹھیک تھی ، لوکل ایڈیشن اور باہر کے ایڈیشن میں خبروں کا کچھ فرق ہوتا ہے ۔

" الفضل " پڑھنے والے بھی بعض اوقات کہتے ہیں یہ خبر تو ہم نے کل ایک روزنامہ میں پڑھ لی تھی ۔ بالکل درست ۔ لیکن کتنے ایسے دوست ہیں جو جہاں کہیں بھی ہوں انہوں نے وہ خبر الفضل میں شائع ہونے سے پہلے بھی پڑھ لی ہو ، ہمارے اندازہ کے مطابق صرف ایک فیصدی ، باقی ننانوے فیصدی دوستوں نے الفضل میں جو ملکی یا غیر ملکی خبر پڑھی ہے وہ یقیناً پہلی ہی دفعہ پڑھی ہوگی ۔

اور پھر ایک اور بات بھی ہے ، وہ یہ کہ اخبار شائع ہوتے ہی تو سب دوستوں کے پاس نہیں پہنچ سکتا ، کہیں اسی دن مل جاتا ہے کہیں دوسرے دن کہیں تیسرے دن ۔ آخر اخبار کے شائع ہونے اور قاری تک پہنچنے میں بھی تو مختلف فاصلے طے کرنے ہوتے ہیں ، اگرچہ ہماری کوشش یہی ہوتی ہے کہ اخبار جلد از جلد قاری تک پہنچ جائے ، لیکن یہ کوشش کہاں تک کامیاب ہوتی ہے اس کا دارومدار کئی عناصر پر ہے جن میں سے کچھ ہمارے اختیار میں ہیں اور کچھ ہمارے اختیار سے باہر ہیں ،

اور ایک اور بات ، الفضل نہ کسی ایک شہر کا پرچہ ہے ۔ نہ کسی ایک ملک کا ، یہ ساری دنیا کا پرچہ ہے ، جب یہ پرچہ آسٹریلیا یا کینیڈا میں پہنچتا ہے اس وقت تک خبر کے تازہ یا غیر تازہ ہونے کا احساس ختم ہو چکا ہوتا ہے ، صرف یہ خواہش ہوتی ہے کہ یہ پتہ چلے کہ ہوا کیا ، ہمارے بیرون ملک کے قاری اس بات کو خوب محسوس کرتے ہیں اور الفضل میں شائع شدہ خبروں سے بہت سی باتوں سے مطلع ہوتے ہیں ، اخبار الفضل سب کیلئے ہے ۔ ہر احمدی کیلئے ۔ ہر جگہ ، کسی ایک شخص کیلئے نہیں جو الفضل کے مقامِ اشاعت کے قریب ترین رہائش پذیر ہے ۔

بول اور اتنا اونچا بول
دھرتی کے رازوں کو کھول
لوگ سُنیں اور چُپ ہو جائیں
سُوت کی اَٹی کا یہ مول

——— ابوالاقبال

میرے دل کی ساری دعائیں درویشوں کے نام
رحمت کی گھنگھور گھٹائیں درویشوں کے نام

دل کی باتیں اہلِ دِل کی محفل میں کہئے
جذبوں کی بے نام صدائیں درویشوں کے نام

راتوں کی خاموش فضا میں ٹپ ٹپ گرتے آنسو
تاروں کی معمور رِدائیں درویشوں کے نام

ان کا ہر بیباک ارادہ راہگذر کی مشعل
راہی جو بھی گیت سُنائیں درویشوں کے نام

سیلابوں سے منزل پانا ہے اُنکی تقدیر
طوفانوں کی شائیں شائیں درویشوں کے نام

جب اور اب میں فرق کا باعث ہے سعیِ مشکور
تبدیلی کی تیز ہوائیں درویشوں کے نام

عرش نشیں انکے حُسنِ اخلاق کے ہیں مدّاح
اور ان کی معصوم ادائیں درویشوں کے نام

ظلمت انکی جھولی ڈالو جن کے سَر پر تاج
اور زمانے بھر کی ضیائیں درویشوں کے نام

ایمان و اخلاص کے مجرم ، مجرم بھی اقراری
ہاں کر دو تحریر سزائیں درویشوں کے نام

انکی ہے دستارِ فضیلت دستاروں کی لاج
سارے جُبّے اور قبائیں درویشوں کے نام

یُوں تو مَیں درویش نہیں ہوں ، دل کا ہوں درویش
آج نسیم مری آشائیں درویشوں کے نام

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابو طاہر فارانی
ہفت روزہ "لاہور"

غالب کا سب سے چہیتا شاگرد

میر مہدی مجروح

میر مہدی حسن نام ـ مجروح تخلص ـ خاندانِ سادات سے تعلق رکھتے تھے اُن کے آباؤ اجداد جو شیعہ تھے مغلیہ سلطنت کے آخری دور میں ایران سے آکر شاہجہان آباد دلّی میں آباد ہوئے تھے۔ شاہی دربار میں انہیں "مورچھل جنبانی" کی خدمت تفویض ہوئی تھی اس خاندان کے پہلے فرد جو مشہور ہوئے ان کا نام میر فقیر اللہ تھا۔ جو شاہ عالم بادشاہ دہلی کے درباری شاعر تھے اور فقیر تخلّص کرتے تھے۔

مجروح کے سن پیدائش میں اختلاف ہے۔ دیوان مجروح کے دیباچے میں مرقوم ہے کہ غدر ۱۸۵۷ء میں پچیس سالہ نوجوان تھے اس اعتبار سے سن پیدائش ۱۸۳۲ء بنتا ہے گو مالک رام اور فرحت شاہجہانپوری دونوں نے ۱۸۳۳ء لکھا ہے۔ ولادت شاہجہان آباد (دلّی) ہی میں ہوئی۔ قلعہ معلّیٰ اور جامع مسجد شاہی کے درمیان وسیع علاقہ میں ایک گنجان محلہ اردو بازار کے نام سے موسوم تھا۔ اسی میں اُن کا آبائی مکان تھا۔ مجروح اسی مکان میں پیدا ہوئے۔ ۱۸۵۷ء کے قیامت خیز ہنگامے میں انگریزوں نے گولے مار مار کر یہ سارا علاقہ مسمار کر دیا اور اردو بازار نامی محلہ ہمیشہ کے لئے صفحۂ ہستی سے مٹ گیا۔

ہر گھر گہوارۂ شعر و سخن

مجروح نے جس زمانہ میں ہوش سنبھالا۔ اس وقت دلّی کا ہر گھر گہوارۂ شعر و سخن تھا۔ اور کوچے کوچے میں علم و فضل کی شمعیں روشن تھیں اور بڑے بڑے کہنہ مشق اور نامی گرامی شعراء موجود تھے۔ جن کے نتائجِ فکر سے مشاعروں میں ادب و زندگی اور خوش طبعی و زندہ دلی کے آثار نمایاں تھے۔ یہ اس دورِ ادب نوازی کا پرتو تھا کہ مجروح لڑکپن ہی سے شاہدِ سخن کے پرستار بن گئے اور ابھی بچے ہی تھے کہ مشاعروں میں شریک ہونے لگے اور پھر ان کی یہی بے تابیٔ طبع ایک دن انہیں اس وقت کے نامور سخن گو مرزا اسد اللہ خاں غالب کی مجلس میں لے گئی۔ اور وہ ہمیشہ کے لئے اس شاعرِ اعظم کے پرستار بن گئے اور شاگردی کے تھوڑے ہی عرصہ بعد شاگرد نے استاد کے مزاج میں اس قدر دخل پایا کہ "من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی" والا معاملہ ہو گیا۔ اس اُلفت و محبت و بے تکلفی اور یگانگت اور حد سے بڑھے ہوئے اخلاق و ارتباط کے لازوال نمونے اُن خطوط میں ملتے ہیں جن میں غالب انہیں "نورِ چشم" "برخوردار کامگار"، "قرۃ العین" "میاں لڑکے" "میری جان" اور "جانِ غالب" قسم کے القابات سے یاد کرتے ہیں۔

غدر کا اثر

میر مہدی مجروح اپنے یگانۂ روزگار اُستاد کامگار کی توجہ کے سایہ میں نہایت بے فکری کے ساتھ شعر و سخن کی دنیا میں مصروف گلگشت تھے کہ یکایک برگشتہ نصیب دلّی پر غدر کا ایٹم بم پڑا اور شعر و سخن کی محفلوں کے ساتھ مسلمانوں کی ہر چیز تباہ اور ان کی ہر شے غارت ہو گئی ان سخت اور نامساعد حالات میں مجروح بھی اہل و عیال اور دوستوں کے ساتھ باحال تباہ دلّی سے نکلے اور اپنے مخلص دوست مولانا الطاف حسین حالی کے پاس پانی پت چلے گئے۔ انہوں نے اپنے مکانوں میں سے ایک مکان انہیں دے دیا۔ جس میں وہ پورے پانچ سال اقامت گزین رہے۔

جب انگریزوں کا غیظ و غضب کچھ کم ہوا اور ملکہ وکٹوریہ نے عام معافی کا پیغام بھیجا۔ اور تباہ شدہ خاندان واپس دلّی آنا شروع ہوئے تو میر مہدی مجروح بھی دلّی واپس آگئے۔ مگر یہاں نہ رہنے کو در تھا نہ بیٹھنے کو ٹھکانہ۔ نہ معاش کا کوئی ذریعہ نہ روزی کی کوئی سبیل اور مجروح تھے کہ شاعری کے سوا کوئی ہنر نہ جانتے تھے جب حالات ناقابلِ برداشت ہو گئے تو ناچار دلّی چھوڑ کر بھائی کے پاس ریاست الور چلے گئے۔ جس کے ادب نواز فرمانروا راجہ شیودھیان سنگھ نے انہیں نائب تحصیلداری کا عہدہ دیا اور پھر جلد ہی تحصیلدار بنا دیا۔

اسی دوران میں ۱۵؍فروری ۱۸۶۹ء کو دوشنبہ کے دن غالب کا دہلی میں انتقال ہوا۔ مجروح کو خبر ہوئی تو روتے پیٹتے الور سے دہلی پہنچے۔ استاد کا پُر درد مرثیہ لکھا اور قطعۂ تاریخ کہا۔ جو آج بھی لوحِ مزار پر کندہ ہے۔

۱۸۷۰ء میں جب انگریزوں نے راجہ شیودھیان سنگھ کو معزول کر دیا تو مجروح کی ملازمت بھی ختم ہو گئی اور وہ الور سے جے پور مہاراجہ سوائی رام سنگھ کے پاس آگئے اور انہوں نے انہیں شہر کا نائب کوتوال مقرر کر دیا اور یہ معاش کی طرف سے بے نیاز ہو کر بھرپور لگن سے دادِ سخن دینے لگے۔

انتقال پُرملال

۱۸۸۰ء میں مہاراجہ کے انتقال پر ایک دفعہ پھر بے روزگار ہو گئے اور دلّی آگئے اور عسرت کے ساتھ گزارا کرنے لگے حتّٰی کہ ۱۶ سال بعد از راہِ علم پروری نواب حامد علی خاں فرمانروائے رامپور نے چالیس روپے ماہوار مجروح کا وظیفہ مقرر کر دیا۔ جو انہیں گھر بیٹھے سال بسال ملتا رہا۔ چند سال بعد کربلا اور مشہد مقدس کی زیارت کو گئے۔ مگر واپسی پر بینائی بہت کمزور ہو گئی اور پھر اکثر ادیبوں اور شاعروں کی طرح ان کی آخری زندگی عوارض کی کثرت۔ قویٰ کی کمزوری۔ آمدنی کی قلت۔ بصارت کے فقدان۔ اور دیگر پریشانیوں کے باعث بہت بے لطفی میں گزری اور پھر اس معمورۂ یاس زندگی میں وہ دن بھی آپہنچا جب غالب کا یہ نہایت عزیز، محبوب اور چہیتا شاگرد مدتوں موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا رہنے کے بعد ۱۵؍اپریل ۱۹۰۳ء کو بدھ کے دن قیدِ ہستی سے آزاد ہو گیا۔

انتقال کے بعد شیعہ طریقے سے تجہیز و تکفین عمل میں آئی اور درگاہ قدم شریف کے صدر دروازے کے باہر فصیل کے متصل جنوب میں دفن ہوئے اور اسد اللہ الغالب کی یہ یادگار ہمیشہ کے لئے دنیا کی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ ہمیشہ رہے نام اللہ کا۔

بچپن اور لڑکپن میں بہت خوبصورت اور حسین تھے۔ صورت کے علاوہ سیرت بھی پاکیزہ رکھتے تھے۔ جوانی نے چہرہ کی رعنائی اور دلفریبی اور بڑھا دی۔ نہایت متواضع ملنسار اور ہنس مکھ انسان تھے۔ طبیعت میں ظرافت اور مزاج میں نفاست تھی۔ عمر بھر لباس دہلی والوں کا پہنا اور اس وضع کو آخر عمر تک نبھایا۔

ٹوپی ہمیشہ پنج گوشیہ اوڑھی بدن پر گلشن کا کُرتہ اور اس پر ڈھاکے کی ا کانچی چولی کا انگرکھا خوشبو کے بہت دلدادہ تھے اور کپڑوں کو اتنا عطر لگاتے تھے کہ جس بازار سے گزر جاتے لوگ سمجھ جاتے کہ میر مہدی مجروح سیر کو نکلے ہیں لیکن۔ ع

اب دکھائے گا یہ شکلیں نہ زمانہ ہرگز

شکر للہ! مل گیا ہم کو وہ لعلِ بے بدل
کیا ہوا گر قوم کا دل سنگِ خارا ہو گیا

ارشادات حضرت فضل عمر

تجارت کی اہمیت

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ اپنی رحمتیں برساتا رہے) نے فرمایا:۔

اب تجارت کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہیئے میں نے بارہا بتایا ہے کہ تجارت ایسی چیز ہے کہ اس کے لئے دنیا میں بہت بڑا اثر و رسوخ پیدا کیا جا سکتا ہے۔ ہمارے دو نوجوان افریقہ گئے۔ ایک کو ہم نے کہا کہ تمہیں خرچ کے لئے ہم ۲۵ روپے ماہوار دیں گے مگر دوسرے سے ہم نے کہا کہ تمہارے اخراجات برداشت کرنے کی ہمیں توفیق نہیں۔ اس نے کہا توفیق کا کیا سوال ہے میں خود محنت مزدوری کر کے اپنے لئے روپیہ پیدا کروں گا۔ سلسلے پر کوئی بار ڈالنے کے لئے تیار نہیں۔ ہم نے کہا کہ یہ تو بہت مبارک خیال ہے۔ اگر ایسے نوجوان ہمیں میسّر آجائیں تو اور کیا چاہیئے۔ چنانچہ وہ دونوں وہاں گئے اور انہوں نے ۱۵ روپے چندہ ڈال کر تجارت شروع کی اب ایک تازہ خط سے معلوم ہوا ہے کہ وہی نوجوان جنہوں نے ۱۵ روپے سے تجارت شروع کی تھی۔ اب تک ۱۰۰۰ روپے دعوت الی اللہ کے اخراجات کے لئے چندہ دے چکے ہیں اور اپنا گزارہ بھی اتنی مدت سے عمدگی سے کر رہے ہیں۔ اسی قسم کی سینکڑوں مثالیں موجود ہیں۔ اور اس ملک میں بعض نوجوان ہزار ہزار دو دو ہزار روپیہ کے ساتھ آئے اور اب وہ بھی لاکھ لاکھ۔ ڈیڑھ ڈیڑھ لاکھ کے مالک ہیں۔ میں نے بڑی وضاحت سے جماعت کے نوجوانوں کو بارہا سمجھایا۔ کہ دیکھو تمہیں بطور حق کے ایک پیسہ بھی نہیں ملے گا۔ تمہیں اپنے پاس سے کھانا کھانا پڑے گا تمہیں پیدل سفر کرنا پڑے گا۔ تمہیں فاقے کرنے پڑیں گے۔ تمہیں ماریں کھانی پڑیں گی تمہیں ہر قسم کی تکالیف برداشت کرنی پڑیں گی۔ اور تمہارا فرض ہو گا کہ ان تمام حالات میں ثابت قدم رہو۔ اور استقلال سے خدمت دین میں مصروف رہو۔ یہ سبق میں اپنے خطبات میں دہراتا اور بار بار دہراتا ہوں۔ پھر میں اس پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ نوجوانوں کو خود انٹرویو کے لئے اپنے سامنے بلاتا ہوں اور کہتا ہوں۔ دیکھو تم نے میرے خطبات تو پڑھ لئے ہوں گے۔ اب پھر مجھ سے سن لو۔ تمہیں کوئی پیسہ نہیں ملے گا۔ کیا تمہیں منظور ہے

وہ کہتے ہیں منظور ہے۔ پھر کہتا ہوں تمہیں پیدل سفر کرنا پڑے گا۔ اس کے لئے

باقی صـ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون ۔ سین

البانیہ

بظاہر تو البانیہ بڑی مضبوطی کیساتھ کمیونزم کو سینے سے لگائے ہوئے ہے اور کسی اصلاحی پروگرام کو جاری ہونے سے روکنے کی کوشش کرتا نظر آتا ہے۔ لیکن تبدیلی بہرحال شروع ہوگئی ہے اور اسکے دارالخلافہ تیرانہ (TIRANA) میں تو یہ بات واضح طور پر سامنے آرہی ہے۔ اسکی کل آبادی ۳۰ لاکھ ہے جس کا نصف تقریباً تیس سال سے کم عمر کا ہے اور ان لوگوں نے بیرونی دنیا کی زندگی سے خاصی واقفیت حاصل کرلی ہے اور جس طرح دیگر ممالک آزادانہ تعیش کی زندگی بسر کر رہے ہیں ویسی ہی زندگی البانیہ کی یہ نصف آبادی بسر کرنا چاہتی ہے۔ اسکے علاوہ اُنہوں نے روس کی پیرو سٹرائیکا کے متعلق اٹلی اور یونان کے ٹیلی وژن پروگراموں سے بہت کچھ سن لیا ہے اور اب وہ اسی طرح کی زندگی بسر کرنا نہیں چاہتے جو ان کا آج سے چار سال پہلے تک کا راہنما مسٹر ہوزا چاہتا تھا مسٹر ہوزا سٹالن کا پیروکار تھا۔ اسلئے بہت پکا کمیونسٹ اور بہت تشدد کیساتھ حکومت کرنیوالا۔ یہی وہ شخص ہے جس نے البانیہ میں کمیونسٹ پارٹی کی بنیاد رکھی تھی اور مذھب کو ملک بدر کر دیا تھا۔ آج سے چار سال پہلے اسکی وفات پر رمیز عالیہ نے اس کی جگہ لی اور آہستہ آہستہ اسکی پالیسیوں میں تبدیلی پیدا کرنی شروع کی۔ باوجود اس کے کہ مسٹر ہوزا بہت پکے کمیونسٹ تھے اُنہوں نے ۱۹۵۰ء کی اصلاحات کے دوران ماسکو سے قطع تعلق کر لیا تھا اور اسکے نتیجے میں اسکا صرف ایک ہی دوست باقی رہ گیا تھا یعنی "چین" لیکن جب چین اور امریکہ کے ویت نام کی جنگ کے بعد تعلقات بہتر ہو گئے تو چین سے بھی دوستی ٹوٹ گئی مسٹر ہوزا سابق راہنما کہا کرتے تھے کہ البانیہ کے لوگ گھاس کھانا پسند کریں گے بجائے اسکے کہ کہیں سے چاندی کے تیس سکے انہیں ملیں یعنی وہ دوسرے ممالک سے کسی قسم کا قرضہ لینے کیلئے تیار نہیں تھے اور مدد کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا لیکن جب سے رمیز عالیہ نے ملک کی صدارت سنبھالی ہے بیرونی ممالک کے ساتھ آہستہ آہستہ تعلقات بھی بڑھنے لگے ہیں اور بعض ممالک سے قرضے کی صورت میں رقوم بھی حاصل کی گئی ہیں۔ مثلاً مغربی جرمنی نے دو کروڑ مارکس یعنی تین کروڑ ساٹھ لاکھ امریکی ڈالر البانیہ کو ترقیاتی پروگراموں کیلئے دیئے ہیں۔ تیرانہ (البانیہ کا دارالخلافہ) کے راہنماؤں کا خیال ہے کہ یہ رقم رسمی طور پر قرضہ نہیں کہلا سکتی۔ اگرچہ اس رقم کا حاصل کرنا البانیہ کیلئے ایک بہت بڑی تبدیلی کا غماز ہے جہانتک رمیز عالیہ کا تعلق ہے انکی پالیسی خاص طور پر سوچ سمجھ کر اور میانہ روی سے معرض وجود میں آرہی ہے اُنہوں نے اور اُنکے ساتھی فوٹو کامی (FOTO CAMI) نے مل جل کر یہ جدوجہد شروع کر رکھی ہے کہ ہوزا کی وہ پالیسیاں جنکی وجہ سے ان کا ملک دوسرے ممالک سے منقطع ہو کر رہ گیا تھا اُنہیں آہستہ آہستہ ختم کیا جائے اگرچہ یہ بات کوئی اتنی آسان بھی نہیں۔ کیونکہ اب بھی لوگ ہوزا ہی کی باتوں کا ذکر کرتے ہیں اور انہی کے حوالے سے اپنے خیالات پیش کرتے ہیں۔ جہاں تک مسٹر ہوزا کا تعلق ہے وہ پیرو سٹرائیکا کے متعلق یہ سمجھتے تھے کہ اس پروگرام کے ذریعے سٹالن یا کمیونزم کی پالیسیوں کا خاتمہ کیا جارہا ہے۔ جہاں تک معاشی حالات کا تعلق ہے کہا جاتا ہے کہ دنیا کا غریب ترین ملک البانیہ ہے۔ وہاں پر اقتصادی آزادی بھی نہیں اور انسانی بنیادی حقوق کی بھی پرواہ نہیں کی جاتی فریڈم ہاؤس نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ بغیر کسی وجہ کے لوگوں کو ضمیر کا قیدی بنایا جاتا ہے۔ ان پر تشدد کیا جاتا ہے اور پھانسی دینے کی سزا کیلئے بہت سے جرائم کو اکٹھا کر دیا گیا ہے۔ وہاں پر کوئی نجی کاروبار نہیں کر سکتا نہ کوئی پارٹی بنا سکتا ہے۔ کسی کی ذاتی کار نہیں ہے اور اگر کوئی شخص ملک چھوڑنے کی کوشش کرے تو اس بات کو بہت بڑا جرم سمجھا جاتا ہے۔ عالیہ اور کامی دونوں نے ملک میں ایک حد تک کاروبار کی حوصلہ افزائی کی ہے اور اسی طرح زراعت کیلئے بھی چھوٹے چھوٹے گروہ بنا کر انہیں مختلف طریقوں سے بہتر زرعی اجناس حاصل کرنے کے قابل بنانے کی کوشش کی ہے گذشتہ سال بارش نہ ہونے کی وجہ سے عالیہ کو اس بات کی ضرورت پیش آئی ہے کہ وہ خوراک کے لئے کروڑوں ڈالر لینا منظور کرے۔ ان کا عام طور پر رویہ یہ ہے کہ کسان خود اپنے تجربے سے اپنی زراعت کو بہتر بنائے۔ کیونکہ زراعت ان کا پیشہ ہے اور وہ سرکاری افسروں سے اسکے متعلق بہت کچھ زیادہ جانتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ اس قسم کی باتیں میخائل گورباچوف کے پروگراموں سے بہت حد تک مطابقت رکھتی ہیں یہی بات پہلے کی نسبت بہت اہمیت رکھتی ہے کہ البانیہ کے موجودہ راہنما اپنی مشکلات کو محسوس کرتے ہیں اور دوسروں سے بھی اس بات کی امید رکھتے ہیں کہ وہ ان مشکلات کو محسوس کریں اور جہاں ممکن ہو البانیہ کی مدد کریں۔ عالیہ نے اور اُنکے دوسرے ساتھیوں نے ملک بھر کے دورے بھی کئے ہیں اور تمام سرکاری افسروں کو اس بات کی ہدائت کی ہے کہ وہ اصلاحی پروگراموں کو بہتر طریق پر بروئے کار لائیں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جسطرح روس میں میخائل گورباچوف کو اپنے اصلاحی پروگراموں کو بروئے کار لانے کے سلسلے میں مخالفت بھی پیش آئی ہے اسی طرح البانیہ کے راہنماؤں کو بھی اپنے ملک میں اصلاحات کے سلسلے میں مشکلات پیش آرہی ہیں لیکن یہ خوشی کی بات ہے کہ عالیہ بڑے مضبوط ارادے کے ساتھ سرکاری افسروں کو ایسی ہدایات دے رہے ہیں جو اصلاحات کو بروئے کار لانے میں آسانیاں پیدا کریں۔ البانیہ کس حد تک اپنے ان پروگراموں میں کامیاب ہوتا ہے یہ تو وقت ہی بتائے گا۔ ☆

سٹنگر میزائل

۔ سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کندھوں پر رکھ کر چلانے والے میزائل بنا رہا ہے اور یہ میزائل سٹنگر میزائل سے کارکردگی میں بہت بہتر ہیں اگرچہ جہاں تک اس کی لاگت کا سوال ہے۔ یہ عالمی مارکیٹ میں تیار ہونیوالے ایسے میزائلوں کی قیمت کا ½ ہو گی۔ کہا جاتا ہے کہ اس میزائل کی تیاری آئندہ سال کے نصف تک مکمل ہو جائے گی اور اس کے بعد یہ میزائل فوج کے سپرد کر دیئے جائیں گے۔ اسی طرح پاکستان اینٹی ٹینک میزائل بھی بنا رہا ہے تاکہ دفاعی قوت کو زیادہ مضبوط کیا جا سکے۔ اس پر خاصا کام ہو چکا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ ایک سال کے اندر یہ میزائل فوجوں کے حوالے کئے جا سکیں گے۔ سرکاری ذرائع نے یہ بھی بتایا کہ اسلحے کی تیاری حکومت کی ایک انتہائی اہم پالیسی کا حصہ ہے جس کے ذریعے پاکستان ہی میں تمام دفاعی ضروریات پوری کرنا مقصود ہے صرف اسلحے کی ایسی چیزیں جو یہاں نہیں بن سکتیں وہ بیرون ملک سے خریدی جائیں گی یہ بھی بتایا گیا ہے کہ پاکستان چھوٹے اسلحے کے بنانے میں اپنی ضروریات کے مطابق خود کفیل ہو گیا ہے۔ بلکہ یہ اسلحہ دوسرے ملکوں کو مہیا کر کے زرمبادلہ بھی کما رہا ہے۔ یہ زرمبادلہ انتہائی ترقی یافتہ اسلحہ خریدنے پر خرچ کیا جاتا ہے۔

پاکستان انرجی کمیشن

پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے چیئرمین مسٹر منیر احمد خان نے گزشتہ روز کہا کہ چین نے جو ۳۰۰ میگاواٹ کا نیوکلیئر پلانٹ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اس کے متعلق رسمی معاہدہ اگلے سال تک طے پا جائے گا۔ آپ اخبار نویسوں سے اسلام آباد میں بات کر رہے تھے اور اس معاہدے کی جو شقیں پہلے منظور ہو چکی ہیں۔ ان کے متعلق اخبار نویسوں کو واقفیت بہم پہنچا رہے تھے۔ مسٹر منیر احمد خان نے کہا کہ ۳۰۰ میگاواٹ کا نیوکلیئر پلانٹ ایک پانی کے دباؤ کاری ایکٹر ہوگا اور یہ ایک ایسا ری ایکٹر ہے جو دنیا بھر میں استعمال کیا جارہا ہے اور انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی کا منظور شدہ ہے دنیا بھر میں اس قسم کے ۳۲۰ ری ایکٹر کام کر رہے ہیں۔ منیر احمد خان نے کہا یہ معاہدہ حالات کی تبدیلی میں ایک سنگ میل ہے کیونکہ اس کے بعد دیگر ذرائع سے مزید ری ایکٹر حاصل کئے جائیں گے۔ پاکستان ایک لمبے عرصے سے نیوکلیئر پاور پلانٹ کے حصول کی مشکلات پر قابو پانے کی کوشش کرتا رہا ہے۔ یہی ایک چیز ہے جس سے پاکستان کا انرجی کا بحران ختم ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس معاہدے کی اہمیت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اس میں جنوب کی آپس میں تعاون کی روح کو بڑھاوا ملے گا اور ترقی پذیر ممالک کی ٹیکنالوجی بہتر طریق پر اثر انداز ہو گی۔ انہوں نے یہ بات بھی زور دے کر کہی کہ ہم نے اپنی قومی نیوکلیئر پالیسی پر کسی چیز کو اثر انداز نہیں ہونے دیا۔ یہ نیوکلیئر پلانٹ جو پاکستان حاصل کرے گا۔ بلاواسطہ آئی۔ اے۔ ای۔ اے یعنی عالمی اٹامک انرجی ایجنسی کی نگرانی میں کام کرے گا۔

دوسرا ٹی وی چینل

بتایا گیا ہے کہ جاپان نے دو معاہدوں کیمطابق ۳۲۱٫۸۶ ملین روپے حکومت پاکستان کو دینے کا وعدہ کیا ہے اس رقم سے ایک تو ٹی وی کا دوسرا چینل قائم کیا جائے گا اور دوسرے ایک چھ سائنس لیبارٹری بنائی جائے گی اس سلسلے میں گذشتہ اتوار کے روز آپس میں نوٹس کا تبادلہ ہوا۔ یہ نوٹس جاپان کے سفیر مسٹر شونجی کویایاشی اور پاکستان کے اکنامک افیئرز ڈویژن کے سکریٹری مسٹر کے ایم چیمہ کے درمیان طے پائے۔ پہلے معاہدے کیمطابق ۲۴۷٫۳۴ ملین روپے پاکستان ٹیلیوژن کارپوریشن کو ٹی وی کی دوسری چینل قائم کرنے کی پہلی فیز (PHASE) کیلئے دیئے جائینگے اس دوسری ٹی وی چینل سے عوام الناس کی بودوباش کو بہتر بنانے کی کوشش کی جائے گی۔ اسکے ذریعے زندگی کے مختلف شعبوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے متعلق عملی طور پر ایسی باتیں بتائی جائیں کی جوان کی بہبود کا باعث بنے۔ اسمیں خوراک، صحت اور بنیادی ٹیکنیکی علم بھی شامل ہوگا جسکا محور زیادہ تر زراعت ہوگا۔ دوسرے معاہدہ کے مطابق ۶۵۲،۴۷ ملین روپے جیولوجیکل سروے کے لئے دیئے جائیں گے اور اس سروے کے نتیجے میں اسلام آباد میں ایک جیوسائنس لیبارٹری قائم کی جائے گی ان دونوں چیزوں سے پاکستانی باشندوں کو نہایت مفید مشورے مل سکیں گے اور وہ اپنی روزمرہ کی زندگی کو پہلے سے بہتر بنانے کے قابل ہو جائیں گے۔

ضربِ مومن کی افادیت

ضربِ مومن کی کارکردگی ملاحظہ کرنے کے لئے روسی وفد کے سربراہ کرنل وی ڈی برجی اپنے وفد کے ساتھ آئے ہوئے ہیں انہوں نے گذشتہ روز اخبار نویسوں کو بتایا کہ پاکستان کی فوج پیشہ ورانہ تربیت میں بہت باکمال ہے جس طرح روس میں فوج کے ہوائی حفاظتی دستے ہیں اسی طرح پاکستان نے بھی الگ یہ شعبہ قائم کیا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ روس میں رخصت پر تھے جب وزیر دفاع نے انہیں بلا کر کہا کہ وہ اپنی رخصت منسوخ کر کے پاکستان جائیں اور ضرب مومن مشقیں دیکھیں۔ انہوں نے اخبار نویسوں کو یہ بھی بتایا کہ یہ اپنی قسم کا پہلا وفد ہے جو پاکستان میں ایسی مشقیں دیکھنے کے لئے آیا ہے۔ اس طرح کے دورے زیادہ تعداد میں کئے جائیں گے، اور اس طرح ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کی روح میں اضافہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ روس میں ہوائی حفاظتی دستے بحری دستوں کی طرح الگ شعبہ کی حیثیت رکھتے ہیں اور اس کی بناء پر ہوائی حملوں سے بچنے کا بہتر انتظام ہو سکتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہمیں پاکستانی فوج کا ہوائی حفاظتی کمانڈ جو حال ہی میں بنایا گیا ہے دکھایا گیا ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستان نے اس طرح ہوائی حفاظت کا بہت اچھا ابتدائی انتظام کر لیا ہے۔ پاکستان نے نہایت صحیح سمت پہ قدم اٹھایا ہے۔ جہاں تک فرانسیسی وفد کے سربراہ بریگیڈیئر جنرل جیرالڈ فومیو کا تعلق ہے انہوں نے بھی پاکستانی فوجی افسروں اور سپاہیوں کو داد و تحسین سے نوازا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ایک اتنی بڑی فوجی مشق جس میں دو لاکھ افراد نے حصہ لیا اپنی زندگی میں پہلی دفعہ دیکھی ہے۔ انہوں نے ان مشقوں کے انتظامی پہلو کی تعریف کی اور یہ بھی کہا کہ یہ مشقیں احسن طریق پر کروائی جا رہی ہیں۔

جہاں تک ان کے استقبال کا تعلق ہے انہوں نے کہا کہ جس گرمجوشی کے ساتھ ہمیں استقبالیہ دیا گیا ہے، اس کی مثال مغرب میں نہیں مل سکتی۔ انہوں نے خاص طور پہ دو اہم باتوں کا ذکر کیا ایک تو پاکستانی فوج کے حربے۔ چابکدستی کے ساتھ بدلنے سے متعلق تھا۔ خاص طور پر اتنی بڑی فوجی مشق کے درمیان جو صحرا میں ریت کے ٹیلوں کے درمیان کی جا رہی ہے اور جس میں مکینیکل ہتھیار اور تازہ ترین راڈار استعمال کئے جا رہے ہیں اور دوسری یہ بات کہ وہ کتنی صحت کے ساتھ پتہ چلا لیتے ہیں کہ دشمن کہاں ہے اور اس پر ٹھیک ٹھیک نشانہ لگا لیتے ہیں۔

یادِ رفتگاں

سید افتخار احمد شاہ - لاہور

اسد اعجاز صاحب

انسان کس قدر مجبور بے بس ہے دنیا میں کیسے کیسے حادثات گزر جاتے ہیں وقت سے پہلے ان کو سوچا بھی نہیں جاسکتا اگرچہ موت ایک حقیقت ہے - اٹل حقیقت لیکن دل چاہتا ہے کہ یہ حقیقت نہ ہوتی۔ کاش یہ ہم سے ہماری عزیز ہستیوں کو جدا نہ کرتی۔

۲۰ اپریل ۱۹۸۹ء کا دن کیسا تھا کہ برادرم اسد اعجاز ہم سے ہمیشہ ہمیش کے لئے رخصت ہو گئے۔ دو سال پہلے ان کی شادی ہوئی تھی سال پہلے خدا نے بیٹے سے نوازا چھ ماہ بعد جرمنی جانے کا انتظام ہو گیا۔ بیوی اور بچے کو لے کر جرمنی روانہ ہوئے عزیز و اقارب نے نیک خواہشات کے ساتھ رخصت کیا۔ ۴ ماہ تک برادرم کے ساتھ گھر والوں کی خط وکتابت جاری رہی۔ خیروعافیت دریافت ہوتی رہی۔ اور ہفتہ میں ٹیلیفون پر بھی بات ہو جاتی تھی۔ گھر میں سب خوش تھے کہ اسد بھائی جرمنی میں سیٹ ہو گئے ہیں۔ ۲۵ دسمبر کو اسد کی فون پر والدہ سے بات ہوئی کہ کسی معمولی بیماری کی وجہ سے ڈاکٹر نے انہیں مشورہ دیا ہے کہ وہ ہسپتال میں داخل ہو جائیں اور اپنا علاج کروائیں۔ ہسپتال سے بھی برادرم کے خط موصول ہوتے رہے۔ جس میں کسی قسم کی تشویش یا پریشانی کا اظہار نہ تھا کہ برادرم کو کس قسم کی خطرناک بیماری نے گھیرا ہوا ہے اور وہ یہاں کس حالت میں ہے۔ گھر والوں کو بھی اس بات کی تسلی تھی کہ خدا کے فضل سے صحت اچھی ہے کوئی معمولی بیماری ہوگی جو جلد ٹھیک ہو جائے گی۔ سب گھر والوں نے صحت یابی کے لئے دعا کی۔ بھابی نے بھی اپنے خطوط میں اسد بھائی کی بیماری کے متعلق کسی قسم کی پریشانی یا تشویش کا ذکر نہ کیا۔ کہ ہزاروں میل دور بیٹھے بھائی اور والدین پریشان نہ ہوں۔

۲۲ مارچ کو اچانک اس پرسکون اور خوشگوار حالات کو اس انکشاف نے بھونچال کی طرح ہلا دیا کہ اسد بھائی کو بلڈ کینسر نے اپنے ظلم کا نشانہ بنا دیا ہے۔ یہ خبر سب گھر والوں پر بجلی بن کر گری۔ بھائی بہنوں کے ہنستے چہرے مضمحل ہو گئے۔

سب عزیز و اقارب نے بارگاہِ ایزدی میں شفایابی کے لئے دن رات دعائیں کیں۔ ماں باپ کی حالتِ غیر کا اندازہ نہ تھا کہ ان پر کیا بیتی ابھی اس خبر کو سنے ہوئے دو دن ہی گزرے تھے کہ محترم چچا جان چوہدری محمد افضل صاحب (برادرم اسد کے والد) پر ہارٹ اٹیک ہوا اور وہ خالق حقیقی سے جا ملے۔ گھر میں صفِ ماتم بچھ گئی۔ ہر وقت لوگوں کا ہجوم رہتا، لوگ آتے اور افسوس کر کے چلے جاتے۔ لیکن کوئی یہ خبر نہ لایا کہ برادرم اسد صحت یاب ہو گیا ہے اور وہ اپنے والد کے جنازے کو کندھا دے سکتا ہے یا نہیں۔ ادھر جرمنی میں برادرم دنیا کے سب تفکرات سے بے خبر بے ہوشی کے عالم میں اپنی زندگی کے سفر طے کر رہا تھا۔ اسے کیا خبر تھی کہ میری بیماری کی خبر میرے ابا کے لئے موت کا پیغام بن جائے گی۔ چچا جان کی وفات کو ابھی ۲۰ دن ہی گذرے تھے کہ برادرم اسد کے لئے بلاوا آگیا اور وہ اس دنیا فانی سے رخصت ہو گئے۔ ۲۱ اپریل کو برادرم کے بہنوئی کلیم اللہ خان صاحب جو کہ جرمنی میں مقیم تھے۔ ان کا فون آیا کہ برادرم اسد فوت ہو گئے ہیں اور ان کی میت تدفین کے لئے پاکستان بھیجی جا رہی ہے۔ گھر میں ایک کہرام برپا ہو گیا ابھی چچا کی وفات کے بعد آنکھیں خشک نہیں ہوئی تھیں کہ ایک اور طوفان آگیا۔ پھوپھی جان کو ہارٹ اٹیک ہوا انہیں میو ہسپتال لے جایا گیا انہیں ای۔ سی۔ جی وارڈ میں داخل کروایا گیا ۲۵ اپریل کو برادرم کی میت لاہور ائیرپورٹ پہنچی۔ خاکسار بھی خدام کے ساتھ میت لینے روانہ ہوئے بالکل وہی وقت تھا۔ ۸ ماہ پہلے ہم اسد بھائی کو جرمنی روانہ کرنے کے لئے آئے تھے۔ اور وہ دور سے جہاز پر چڑھتے ہوئے ہمارے سلام کا جواب ہاتھ ہلا کر دے رہے تھے اور ہنستے مسکراتے ہوئے جہاز کے اندر سوار ہو گئے تھے آج بھی سب چیزیں ویسے کی طرح تھیں۔ لیکن آج منظر دوسرا تھا۔ تھوڑی دیر بعد PIA کی ایک وین ہمارے پاس آئی اور ہمیں پتہ چلا کہ اس میں پڑے ہوئے بکس میں اسد بھائی کی میت ہے۔ میت کو پہلے ۴ میکلوڈ روڈ لے جایا گیا۔ جہاں سب عزیز و اقارب اسد بھائی کے آخری دیدار کے لئے جمع ہوئے تھے گھر میں ایک کہرام برپا ہو گیا یہاں نمازِ جنازہ پڑھائی۔ جس میں احمدی احباب کے علاوہ بہت سے غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔ اس دن میت کو ربوہ لایا گیا اور مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور اس کے بعد عام قبرستان میں چچا جان کی قبر کے ساتھ تدفین عمل میں آئی اس طرح ۲۰ دن میں اسد بھائی اپنے والد کے پہلو میں جا لیٹے۔

پھول تو دو دن بہارِ جاں فزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

برادرم اپنے اندر بہت سی غیر معمولی صلاحیتیں سمیٹے ہوئے تھے۔ ہمیشہ ان کی گفتگو ادبی اور مذہبی موضوعات پر ہوتی تھی۔ ایک دفعہ اسد بھائی مجھے اپنی فیکٹری دکھانے اپنے ساتھ ڈیوٹی پر لے گئے۔ نائٹ شفٹ تھی۔ ہم ۱۲ بجے فیکٹری پہنچے۔ چارج لینے کے بعد ڈیڑھ بجے تک کام ادا کر کے نمازِ تہجد ادا کی۔ بعد میں لان میں ساتھیوں سے پتہ چلا کہ یہ نماز تہجد باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں۔ ان کے آفس میں بھی میں نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور سلسلہ کی دوسری کتابیں دیکھیں جو ان کے گہرے علمی ذوق کی نشان دہی کرتی تھیں معمولی تعلیم ہونے کے باوجود ان کی گفتگو میں ایسے دلائل ہوتے تھے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کسی بھی موضوع پر خواہ وہ دینی ہو یا دنیوی، مجلس میں حاوی رہتے - لائبریری باقاعدگی سے جاتے - اخبار میں کوئی بھی چیز ایسی نہ ہوتی کہ جو ان کی آنکھوں سے نہ گزرتی - گھر کی کوئی ایسی چیز نہ ہوتی کہ جن کا انہیں خیال نہ ہو - کسی بھی قسم کی مرمت کرنی ہو تو خود کر لیتے -

سلسلہ عالیہ احمدیہ سے انہیں محبت تھی کہ کسی جگہ ڈیوٹی ہوتی تو آپ پیش پیش ہوتے - اور بہت عرصہ تک بطور قائد خدام الاحمدیہ دہلی گیٹ خدمت پر مامور رہے - امامت سے عقیدت کا اظہار اس وقت ہوا جب بیٹے کی پیدائش ہوئی تو گھر والوں نے نام تجویز کر کے کمیٹی میں لکھوا دیا تھا - لیکن آپ نے حضور کو خط لکھ کر نام اور درازئ عمر کے لئے درخواست دعا کی جب حضور کی طرف سے نام تجویز ہوا تو فوراً کمیٹی گئے اور بچے کا نام وہ لکھوایا جو حضور نے تجویز فرمایا تھا -

بزرگوں کا احترام اس قدر تھا کہ کوئی بھی کام شروع کرنے سے پہلے دادی اماں سے مشورہ ضرور کرتے اور ان کی خدمت میں کوئی بھی کسر نہ چھوڑتے -

والدین کے ہر دکھ میں برابر شریک رہتے احمدی احباب کے علاوہ بہت سے غیر از جماعت احباب بھی ان خوبیوں کی تعریف کرتے - یہی وجہ تھی کہ جب لاہور میں نماز جنازہ پڑھائی گئی تو اس میں بہت سے غیر از جماعت احباب بھی شریک ہوئے تدفین کے وقت ایک غیر از جماعت دوست کے کچھ کلمات اسطرح سے ہیں جو میں لکھنا چاہتا ہوں -

" اسد (خدا اس کے درجات بلند کرے) ایسے اوصاف کا مالک تھا - جو ولیوں اور خدا کے برگزیدہ بندوں میں ہوتی ہیں،، اس نے یقیناً (   ) کا رتبہ حاصل کیا - دنیا کا ماحول اور گھٹن شاید اسے پسند نہ تھی - اب یقیناً باغ رضوان کی آزاد فضائیں اس کا مقدر ہیں،،

اسد بھائی تمہیں اس دنیا سے رخصت ہوئے ... ہوا چاہتا ہے - لیکن گھر میں آہ و بکاء کی فضا باقی ہے - جب تیری یاد آتی ہے تو بے اختیار آنسو امڈ آتے ہیں - تیرے بھائیوں اور بہنوں کو دیکھا نہیں جاتا - ان کے چہرے ویران ہو گئے ہیں - جیسے ان کی رونقیں کسی نے چھین لی ہیں - ان کے چہرے ویران ہو گئے ہیں - ماں مستقل مریض بن چکی ہے دادی کے نالے بار بار سنائی دیتے ہیں "تمہیں یہاں سے گئے بہت دن ہو گئے تم نے بھول کر بھی اپنی خیریت کا پتہ نہیں دیا - نہ کوئی اطلاع دی - نہ دو گھڑی پلٹ کر آئے یہ تو بتاؤ تم وہاں کیسے ہو؟ کیا تم وہاں پوری طرح دل لگا بیٹھے ہو - کیا تمہیں ہماری یاد نہیں ستاتی ہے؟

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپکو اپنے نہایت درجہ فضل اور رحمت کی چادر میں لپیٹے اور جملہ کمزوریوں کو ڈھانپ لے - پسماندگان اور عزیز و اقارب کو صبر کی توفیق دے -

محمود احمد عاطف
ربوہ

سیف الملوک

موسم گرما اپنے جوبن پر تھا اور اپنے خزانوں سے ہم غریبوں کی دستگیری میں مصروف تھا - دور دور تک بارش کے آثار نہ تھے - ایسے میں دل چاہا کہ کیوں نہ کچھ شب و روز اس موسم سے دور گزارے جائیں - اس خواہش کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے واسطے ہمسفروں کی ضرورت تھی -

خیر ہمیں ہماری ہی طرح گرمی کے ستائے ہمارے کزن محمود اشرف مل گئے اور پھر ہم دونوں کو ہمارے مشترکہ کزن عطاء القدوس مل گئے - پروگرام بنا - منزل کا تعین ہوا اور ہم لوگ بزرگوں کی دعاؤں تلے محو سفر ہوئے - سرگودہا سے راولپنڈی - ایبٹ آباد اور مانسہرہ سے ہوتے ہوئے بالاکوٹ کے تاریخی شہر پہنچے - رات وہیں قیام کیا - بالاکوٹ کی وجہ شہرت حضرت سید احمد شہید ہیں - آپ نے سکھوں کے خلاف جہاد کرتے ہوئے یہاں جام شہادت نوش کیا - یہاں واقع آپ کے مزار کی زیارت کی -

اگلے روز ناران روانہ ہوئے سارا راستہ بارش نے ساتھ دیا جس کے باعث سردی بڑھ گئی - راستہ کافی پُرخطر - ایک جانب بلند و بالا پہاڑ تو دوسری جانب انتہائی گہرائی میں دریائے کنہار اور درمیان میں ناہموار اور شکستہ سڑک جس پر ہم محوِ سفر تھے - لیکن ڈرائیور نہایت احتیاط پسند ہمارے ہاں کی طرح نہیں کہ روپیہ دو روپیہ کی سواری کی خاطر مسافروں کی زندگیاں خطرے میں ڈال دیں

دوپہر کو ناران اور یہاں سے شام کو جھیل کے لئے پیدل ہی روانہ ہوئے - موسم کافی ابر آلود تھا اور بارش کے واضح آثار موجود تھے لیکن ہم سفر پر نکل چکے تھے! راستہ کافی پُرخطر اور طویل تھا - لیکن ہم بھی "آہستہ آہستہ" کے اصول پر عمل کرتے ہوئے اندھیرے سے قبل ہی منزلِ مقصود پر پہنچ گئے جھیل کا منظر نظر آتے ہی بے اختیار نعرہ بلند کیا - اپنا خیمہ لگایا اور وہاں پر خیموں میں موجود ہوٹل والوں کے مہمان ہوئے نہایت پُرخلوص لوگ نہایت والہانہ انداز میں ملے کہ دل خوش ہو گیا - رات کافی ہو چکی تھی - چاند نہ ہونے کی وجہ سے جھیل کا منظر نہایت پُراسرار تھا - اسی لئے جلد ہی اپنے Sleeping Bag میں محوِ استراحت ہوئے - لیکن سردی نے رات بھر صرف اونگھنے دیا اور حسبِ توفیق ہماری ریڑھ کی ہڈیوں میں سے راستہ بناتی رہی -

صبح ہوئی - آسمان صاف تھا - جھیل کا نظارہ کیا - پُرسکون پانی - اردگرد بلند و بالا پہاڑ جو کہیں کہیں برف سے ڈھکے ہوئے - آہستہ آہستہ سورج نے برف پوش چوٹیوں سے نکلنا شروع کیا اور اس کے ساتھ ہی ایک نہایت خوبصورت منظر پیدا ہوا یعنی اردگرد کا منظر جھیل کے ساکن پانی میں منعکس ہونا شروع ہوا اور آہستہ آہستہ اتنا صاف ہو گیا کہ اصل اور عکس میں فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا - لیکن یہ خوبصورت سراب صرف چند منٹ ہی رہا اور سورج کی کرنوں کی پانی کے ساتھ ملاقات ہوتے ہی دھندلانا شروع ہو گیا اور بالآخر ختم ہو گیا - وقت کے ساتھ لوگوں کی آمد شروع ہوئی اور ہم لوگ جو جھیل کے حُسن میں گم تھے یکدم حقیقی دنیا میں لوٹ آئے - جہاں اب ہر طرف لوگ تھے اور جھیل کے حُسن میں حصہ دار بننا چاہتے تھے اور حسین مناظر آنکھوں میں بسائے رخصت ہوئے -

واپسی کے سفر میں قابلِ ذکر جگہ "شوگران" تھی - بالاکوٹ سے تقریباً ۲۲ کلومیٹر اور کوائی سے ۸ کلومیٹر بلند - یہاں بھی پیدل ہی گئے اور تقریباً بارش سارا راستہ ہمسفر رہی -

طوفاں کی اس ادا میں بھی کتنا خلوص تھا
ساحل تک آگیا ہے مجھے ڈھونڈتا ہوا!

خوبصورت مقام ہے - خاص بات یہ کہ قدرتی حُسن کے ساتھ انسانی ہاتھوں کی محنت بھی شامل ہے - جس کے باعث اس کا لطف دو آتشہ ہو گیا ہے - اس کے بعد واپسی کا سفر شروع ہوا - جو بخیر و خوبی اختتام کو پہنچا - سوائے اس کے کہ ہمارے کزن محمود اشرف کا کیمرہ جس میں سارے سفر کے حسین مناظر قید تھے کھو گیا اور ہماری یادیں صرف یادیں ہی رہ گئیں!!!

ہماری زمین کی تاریخ

جنوبی افریقہ میں چٹانوں کا مطالعہ کرنے والے امریکی سائنسدان کہتے ہیں کہ انہیں بہت پرانے زمانے کی حیرت انگیز نشانیاں ملی ہیں - خیال یہ ہے کہ ہمارا یہ شمسی نظام ۴ یا ۴۵ ارب سال پہلے وجود میں آیا تھا جنوبی افریقہ میں ملنے والی چٹانوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ ۳۴ ارب سال پہلے ہماری زمین پر خلا سے بڑے بڑے پتھر برسا کرتے تھے - ان میں سے بعض پتھر پچاس کلومیٹر لمبے ہوتے تھے - جنوبی افریقہ میں جن امریکی سائنسدانوں کو چٹانوں کے اندر شیشے جیسے مادے کی بے حد چھوٹی چھوٹی گولیوں کی تہیں جمی ہوئی ملی ہیں - خیال یہ ہے کہ جب خلا سے بڑے بڑے پتھر زمین پر آکر گرتے تھے تو ان شیشے جیسی گولیوں کی گرد اڑتی تھی اور بعد میں جہاں یہ گرد بیٹھتی تھی آج تک وہاں جمی ہوئی ہے - انکی مدد سے سائنسدانوں نے حساب لگا لیا ہے کہ خلا سے برسنے والے پتھر کتنے بڑے تھے، کتنی شدت سے وہ زمین کی طرف آتے تھے، زمین پر گرنے سے کتنی توانائی خارج ہوتی تھی، اس توانائی سے یہ پتھر کس طرح پگھلتے تھے اور پھر ان کی بھاپ کس طرح چھوٹی چھوٹی گولیوں کی شکل میں جم کر زمین پر برستی تھی - ان چٹانوں میں بہت زیادہ اریڈیم ملا ہے - اریڈیم ایسی دھات ہے جو زمین پر بے حد کم ملتی ہے ہو سکتا ہے کہ جنوبی افریقہ کی چٹانوں میں ملنے والی یہ اریڈیم بیرونی خلا سے آئی ہو -

دعا کرنا اور مرنا قریب ہے
ــــ (ڈیلچر سیالکوٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۲۳۵:- میں ظفر اللہ خان ولد اللہ دتہ صاحب قوم چدھڑ پیشہ معلم وقف جدید عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 223/9-R ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۱/۷/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۴۶/- روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ظفر اللہ خان ولد اللہ دتہ صاحب چک 223/9-R P.O چک 227/9-R ضلع بہاولنگر۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمد ادریس کلاس معلم وقف جدید ربوہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ غلام قادر معلم وقف جدید کلاس ربوہ۔

مسل نمبر ۲۷۲۳۶:- میں غضنفر اللہ قریشی ولد قاضی عطاء اللہ صاحب قوم قریشی پیشہ کاروبار عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلبرگ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۷/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) نقد رقم ساڑھے پانچ لاکھ روپے (۲) دو عدد پلاٹ برقبہ سوا دو کنال الحمراء ٹاؤن رائے ونڈ روڈ لاہور مالیتی پچاس ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ دس ہزار روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد غضنفر اللہ قریشی 2/16-A گلبرگ III لاہور۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمد جمیل فیضی وصیت نمبر ۲۳۶۷۲۔ گواہ شد نمبر۲۔ اعجاز احمد ہاشمی 3/A-163 گلبرگ نمبر 3 لاہور۔

مسل نمبر ۲۷۲۲۳:- میں ناصر محمود ولد محمد عارف نسیم صاحب قوم ککے زئی پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلبرگ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ناصر محمود مکان نمبر 3 گلی نمبر 4 گرومانگٹ گلبرگ III لاہور۔ گواہ شد نمبر۱۔ طاہر اقبال ولد ڈاکٹر محمد اقبال صاحب 3/7 ملت کالونی گلبرگ لاہور۔ گواہ شد نمبر۲۔ ڈاکٹر مبین الحق وصیت نمبر ۲۳۰۲۰۔

بقیہ: تجارت

تیار ہوں۔ وہ کہتے ہیں پوری طرح سے تیار ہیں۔ پھر کہتا ہوں تمہیں جنگلوں میں جانا پڑے گا کیا اس کے لئے تیار ہو۔ وہ کہتے ہیں۔ ہم جنگلوں میں بھی جانے کے لئے تیار ہیں پھر کہتا ہوں تمہیں فاقے بھی آئیں گے۔ کیا تم فاقے کے لئے تیار ہو۔ وہ کہتے ہیں ہم فاقے کے لئے بھی تیار ہیں۔ میں کہتا ہوں تمہیں لوگوں سے ماریں کھانی پڑیں گی۔ کیا تم اس کے لئے بھی تیار ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہم ماریں کھانے کے لئے بھی تیار ہیں۔ غرض یہ سبق انہیں خوب یاد کرایا جاتا ہے اور بار بار ان کے سامنے دہرایا جاتا ہے۔

اخبار احمدیہ

تقریب شادی

مکرم عبدالحی ظفر صاحب کا نکاح عزیزہ منصورہ بیگم صاحبہ بنت منور احمد صاحب چک نمبر ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا سے ۱۰ نومبر ۱۹۸۹ء کو بعد نماز جمعہ مکرم طاہر احمد صاحب بھٹی مربی سلسلہ احمدیہ تو گڑی نے پڑھایا اسی دن رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ اگلے روز دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ دعوت کے اختتام پر مکرم شبیر احمد صاحب ثاقب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ احباب جماعت اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

ولادت

• مکرمہ نصرت ملک صاحبہ گلشن راوی کو اللہ تعالیٰ نے بیٹی عطا فرمائی ہے نومولودہ وقف نو میں شامل ہے۔

• ۱۲ دسمبر ۱۹۸۹ء کو اللہ تعالیٰ نے مکرم اعجاز احمد صاحب چوہدری انجنیئر مقیم (زیمبیا) کو بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود چوہدری محمد خان آف گھٹیالیاں کا پوتا ہے

• مکرم محمود اکبر صاحب آف اسلام آباد کو اللہ تعالیٰ نے ۲۳ ستمبر ۱۹۸۹ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری نور محمد فاضل ایڈووکیٹ کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر عبدالماجد PCSIR لاہور کا نواسہ ہے۔

• مکرم ملک جہانگیر محمد جوئیہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ ضلع خوشاب کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضور انور نے بچے کا نام محمد شاہ جہاں عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقفِ نو میں شامل ہے۔

• مکرم مرزا خالد محمود صاحب اور محترمہ رضیہ رضوانہ صاحبہ کو ۲۰ دسمبر ۸۹ء کو اللہ تعالیٰ نے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور اقدس نے ازراہ شفقت نومولود کا نام "اسد محمود" عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مرزا نذیر احمد صاحب دارالعلوم وسطی کا پوتا اور مکرم چوہدری مجید احمد صاحب دارالرحمت وسطی کا نواسہ ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو صحت و درازی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔

نمایاں کامیابی

مکرمہ نعیمہ طاہرہ صاحبہ نے پی ٹی سی کے امتحان میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کے لئے یہ اعزاز مزید ترقیات کا موجب بنائے۔

سانحۂ ارتحال

• مکرم چوہدری غلام نبی صاحب ابن مکرم چوہدری بارے خان صاحب چک نمبر 125/R-B لدھڑ ضلع فیصل آباد ۲۴ دسمبر ۱۹۸۹ء کو بعمر ۷۷ سال وفات پا گئے ہیں۔

• محترمہ ست بھرائی صاحبہ بیوہ شاہ محمد صاحب آف مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ ۲۱ دسمبر ۱۹۸۹ء بروز جمعرات وفات پا گئی ہیں۔ ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور ۲۲ دسمبر بعد نماز عصر بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

خدام کے مطالعہ کیلئے کتاب

مطالعہ کتب سلسلہ کے ضمن میں ماہ جنوری ۱۹۹۰ء میں خدام کے لئے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی کتاب "حقیقۃ المہدی" مقرر کی گئی ہے۔ خدام بھائیوں سے التماس ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ کریں۔ قائدین سے گزارش ہے کہ وہ مطالعہ کرنے والوں کی معین تعداد سے مرکز کو مطلع فرمائیں۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک وقفِ نو

تحریک وقفِ نو کا آغاز ۳، اپریل ۱۹۸۷ء کو سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس بابرکت تحریک میں آئندہ دو سال کے دوران پیدا ہونے والے بچوں کو وقف کے لئے پیش کیا جائے۔ بعد میں ۱۰، فروری ۱۹۸۹ء کے خطبہ جمعہ میں حضور نے اس تحریک کو آئندہ ۲، سال کے لئے مزید بڑھا دیا یعنی ۳، اپریل ۱۹۹۱ء تک۔ اس بابرکت تحریک کا مقصد اگلی صدی کا استقبال کرتے ہوئے واقفین نَو بچوں کی ایک فوج خدا کی راہ میں تحفہ کے طور پر پیش کرنا ہے۔ حضور کی خواہش ہے کہ یہ تعداد ۵۰۰۰، ہونی چاہیئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی اصولی ہدایات کے مطابق اس تحریک میں وہ بچے شامل ہو سکتے ہیں۔

۱۔ جو ۳، اپریل ۱۹۸۷ء کے بعد پیدا ہوئے۔

۲۔ یا اس تاریخ کے بعد ان کی پیدائش متوقع ہے اور والدین نے قبل از پیدائش وقف کے لئے پیش کر دیا ہو۔

۳۔ یا والدین وعدہ کرتے ہیں کہ آئندہ اس عرصہ میں جو بھی اولاد پیدا ہو گی اسے وقف کے لئے پیش کر دیا جائے گا۔

۴۔ بچیوں کے لئے اصولی ہدایت ہے کہ صرف ان بچیوں کو اس تحریک میں شامل کیا جائے جن کو قبل از پیدائش وقف کے لئے پیش کر دیا گیا تھا۔ پیدائش کے بعد بچیوں کے وقف کا کوئی جواز نہیں۔

احباب جماعت انفرادی طور پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں وقف اور دُعا کی غرض سے خط لکھیں اور ر کوائف وکالتِ دیوان ربوہ کو بھجوائیں۔

توسیعِ اشاعت الفضل

توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں جن مخلصین نے ادارہ ہذا کی مالی اعانت فرمائی ہے۔ان کے نام بغرضِ دُعا ذیل میں شائع کئے جا رہے ہیں۔

۱۔ مکرم یونیڈ تاثیر صاحب گلشن اقبال کراچی ۲۰۰۰/-، ہزار روپے
۲۔ محترمہ حمیدہ رانا صاحبہ سندھی مسلم کراچی ۳۰۰/-، سو "
۳۔ مکرم جناب ڈاکٹر احسان الحق صاحب بنگلور ٹاؤن کراچی ۵۰۰/-، " "
۴۔ مکرم جناب شوکت منہاس صاحب ماڈل کالونی کراچی ۲۰۰/-، " "
۵۔ مکرم جناب شیخ مشتاق احمد صاحب حق بازار اوکاڑہ ۱۰۰/-، " "
۶۔ مکرم جناب محمد انور صاحب وڑک ۱۹۹، طارق بلاک نیو گارڈن ٹاؤن لاہور ۱۰۰/-، " "
۷۔ مکرم ڈاکٹر مبشر احمد صاحب سولنگی دارالرحمت وسطی ربوہ (اپنی بیٹی سامیہ مبشر کی طرف سے) ۱۰۰/- "

تلاشِ گمشدگی

مورخہ ۲۹، دسمبر رات ۱/۲ ۷، کے قریب دارالرحمت شرقی سے براستہ گولبازار دارالیمن شرقی جاتے ہوئے راستے میں ایک عدد ڈاک کا ایک روپے والالفافہ جس میں اقبال بیگم صاحبہ صدر لاہور کینٹ کا وصیت نمبر اور ۲۰/- روپے کی رقم تھی گر گیا ہے۔

براہِ کرم جس کسی کو ملا ہو از راہِ ہمدردی درج ذیل پتہ پر پہنچا کر ممنون فرمائیں۔
راشد ربانی ۲۲/۸۹ دارالرحمت شرقی و ربوہ

سیل سیل سیل

"بوجہ کاروبار چھوڑنے کے خاکسار اپنی دکان کا کپڑا سستے داموں فروخت کر رہا ہے اہل ربوہ اس سنہری موقعہ سے فائدہ اٹھائیں"۔

خاکسار
ظفر احمد

ظفر کلاتھ ہاؤس رحمت بازار ربوہ

خبریں

ملکی خبریں

o بھارتی ہائی کمشنر کو دفترِ خارجہ میں طلب کر کے ان سے ہاکی کے فائنل میچ میں ہونے والے ناخوشگوار واقعے پر حکومت پاکستان کی تشویش سے آگاہ کیا گیا۔ ہاکی میچ جیتنے کے بعد ہجوم نے پاکستانی ٹیم پر حملہ کر دیا تھا۔

o وفاقی شرعی عدالت نے عورت کی حکمرانی اور عورت کی حکمرانی اور اسمبلی میں آئینی ترامیم کے انتخابی نظام کے خلاف درخواستیں خارج کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ معاملات وفاقی شرعی عدالت کے دائرۂ اختیار سے باہر ہیں ان درخواستوں میں آئین کی مختلف شقوں کو چیلنج کیا گیا تھا۔

o بلوچستان اسمبلی میں وزیرِ اعلیٰ اکبر بگٹی کے خلاف تحریک عدمِ اعتماد پیش ہونے کا امکان ہے۔

o اسلام آباد سے ۵۲ کلومیٹر دور تیل اور گیس کے نئے ذخائر دریافت ہوئے ہیں۔

o آسٹریلیا میں ہونے والے پاکستان اور سری لنکا کے درمیان ون ڈے کرکٹ میچ میں سری لنکا نے پاکستان کو تین وکٹ سے ہرا دیا۔

o متحدہ اپوزیشن میں شامل متعدد جماعتوں نے ۱۲ر جنوری کو کراچی میں ہونے والے بڑے جلسے میں شرکت کرنے سے انکار کر دیا ہے ان جماعتوں میں جماعتِ اسلامی جمیعت العلمائے اسلام اور اے این پی شامل ہیں۔

o پشاور کے ہوٹل میں بم کے دھماکے کے نتیجے میں ہوٹل کی کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ جس کمرے میں بم پھٹا اسمیں ایک افغان مہاجر رہائش پذیر تھا۔

o وزیرِ اعظم مسز بے نظیر بھٹو نے صدرِ مملکت کو سفارش کی ہے کہ مارشل لاء دور میں مختلف المیعاد سزائیں پانے والے تمام سیاسی قیدیوں کو فوری طور پر رہا کر دیا جائے۔ یہ بات سیاسی اسیران رہائی کمیٹی کے سیکرٹری نے بتائی

o افغان مجاہدین کے چار کمانڈروں کو سرِعام پھانسی دے دی گئی ان پر دوسرے گروپ کے ۳۰، افراد کو ہلاک کرنے کا الزام تھا

o متحدہ اپوزیشن کے سربراہ غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ پنجاب میں اگر گورنر راج نافذ ہو گیا تو شدید ردِ عمل ہو گا۔

غیر ملکی خبریں

o امریکی صدر بش نے روسی صدر گورباچوف سے کہا ہے کہ وہ عالمی امن کے قیام کی کوششوں کو آگے بڑھانے میں تعاون کریں۔ نئے سال کے موقع پر سوویت یونین کے نام ٹیلی ویژن سے نشر ہونے والے ایک پیغام میں انہوں نے کہا ہے کہ ماضی میں ہونے والی پیش رفت سے میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ دونوں ملک درست سمت کی طرف آگے بڑھ رہے ہیں۔ امریکی صدر نے سوویت عوام کو یقین دلایا ہے کہ امریکہ مشرقی یورپ میں کمیونزم کی ناکامی سے کوئی فائدہ اٹھانا نہیں چاہتا ہم سمجھتے ہیں کہ انسانی حقوق اور جمہوری اقدار کے احترام سے خوشحالی اور پائیدار امن یقینی بنایا جا سکتا ہے۔

o رومانیہ کی عبوری حکومت نے سزائے موت کو ختم کرنے سمیت کئی اقدامات کا اعلان کیا ہے۔ عبوری صدر نے نئے سال کے موقع پر اپنی تقریر میں کہا ہے کہ معزول صدر چاؤ شسکو اور اُنکی اہلیہ آخری افراد تھے جنہیں سزائے موت دی گئی۔ دوسرے اقدامات میں کسانوں میں زرعی اراضی تقسیم کرنا اور ایام کار چھ دن سے کم کر کے پانچ دن کرنا شامل ہے

o سوویت یونین نے کہا ہے کہ وہ نہ تو امریکہ کو اپنا حریف سمجھتا ہے اور نہ ہی کسی حالت میں اس پر حملہ کرے گا۔ سوویت وزارتِ خارجہ کے ایک ترجمان نے ماسکو میں بتایا ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات بہتر بنانے کے امکانات روشن ہیں تاہم دو طرفہ تعلقات بہتر بنانے کے عمل کو حملے کیلئے استعمال ہونے والے ہتھیاروں میں پچاس فیصد کمی کرنے کے سمجھوتوں سے مشروط کیا جانا چاہیئے۔

o سوویت وزیر خارجہ ایڈورڈ شیوارناتزے جنوری کے پہلے ہفتے میں رومانیہ کا دورہ کریں گے۔

o ہانگ کانگ کے گورنر سر ڈیوڈ ولسن عنقریب چین کا دورہ کریں گے جہاں وہ چینی حکام سے موجودہ صورتحال پر تبادلۂ خیال کریں گے۔ چین میں جمہوریت کے حق میں کئے گئے مظاہروں کو دبانے کے بعد سے ان کا یہ پہلا دورۂ چین ہے